Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکرا کے ہوائی اڈے پر حضور ایدہ اللہ کے استقبال کی دل کو گرما دینے والی تفاصیل

ہزاروں ہزار مشتاقانِ دید کی وارفتگی، سرمستی، شوق اور فدائیت کی تاریخی روداد

والہانہ استقبال اور دینی و جماعتی مصروفیات کی روح پرور جھلکیاں

موعودہ انقلاب کے درخشندہ نشانوں کا لاانتہا ہی سلسلہ۔ اکرا میں جشن کا سا سماں

سیدنا و امامنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے مغربی افریقہ کے تبلیغی و تربیتی دورہ کے سلسلہ میں نائیجیریا اور گھانا کے مختلف شہروں میں جہاں کہیں بھی تشریف لے گئے۔ موعود علیہ السلام کے درخشندہ نشانوں کا ایک لاانتہا ہی سلسلہ منصۂ شہود پر آتا اور روح پر وجد کی کیفیت طاری کرتا چلا گیا۔ حضور کی دم قدم کی برکت سے ان شہروں میں ایک عظیم روحانی جشن کا سماں بندھا رہا۔ خدائی نصرت کی موسلادھار بارش کے زیر اثر دل تحمید و تمجید باری سے لبریز ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور بے اختیار سجداتِ شکر بجا لائے۔ مغربی افریقہ کے اس انقلاب انگیز و تاریخ ساز دورے کی مفصل رپورٹ تو سلسلہ وار بعد میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی۔ فی الوقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ گھانا (جو ۲۴ اگست سے ۲۹ اگست ۱۹۸۰ء تک جاری رہا) کی بعض ایمان افروز روح پرور جھلکیاں ذیل میں ہدیۂ قارئین کی جا رہی ہیں۔

اکرا میں والہانہ استقبال کی ناقابل بیان کیفیت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب ۲۴ اگست کو نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس سے بذریعہ ہوائی جہاز گھانا کے دارالحکومت اکرا پہنچے۔ تو طیارہ ابھی فضا میں نیچی پرواز کرتے ہوئے فضائی مستقر پر اترنے کی تیاری میں مصروف تھا کہ جہاز میں سوار تمام مسافر ایک نہایت درجہ عجیب و غریب اور دلکش منظر دیکھ کر متعجب ہوئے اور اپنے تعجب کا اظہار کئے بغیر نہ رہے۔ اس لئے کہ فضائی مستقر کی وسیع و عریض عمارت کی تمام چھتیں اور نچلی گیلریاں لاتعداد و بے حساب انسانوں سے پٹی پڑی تھیں اور وہ اپنے ہاتھوں میں سفید رومال لئے انہیں ہلا ہلا کر خوشی سے اچھل رہے اور فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے اور سمندر کی سیماب صفت لہروں کی طرح ان کے شوق فراواں کا تلاطم اور جوش و خروش لحظہ بلحظہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ مختلف ملکوں اور قوموں سے تعلق رکھنے والے مسافر حیران تھے کہ جوں جوں طیارہ زمین کی طرف اتر رہا ہے چھتوں پر ٹڈی دل کی طرح چھائے ہوئے لاتعداد انسانوں کے سفید رومال ہلانے اور خوشی سے نعرے لگانے کی کیفیت فزوں سے فزوں تر ہوتی جا رہی ہے۔ سرتاپا شوق کے یہ لاتعداد پتلے اپنی ناقابل بیان حالت سے یہ تاثر پیدا کر رہے تھے کہ گویا فضائی مستقر کی چھتوں پر آسمان سے غول در غول طائرانِ قدس کا نزول ہو رہا ہے اور وہ خوشی کے عالم میں اپنے سفید براق پر ہوا میں پھڑپھڑا رہے ہیں اور ساتھ کے ساتھ بہت اونچے سروں میں خوشی کے میٹھے بول الاپ رہے ہیں۔

چنانچہ اس عجیب و غریب منظر کو دیکھ کر جہاز کے مسافروں نے ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کیا کہ کون عظیم شخصیت اکرا میں ورود فرما رہی ہے۔ کہ جسے دیکھنے اور خوش آمدید کہنے کے لئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ شہر کا شہر امڈ آیا ہے۔ جب انہیں اس بات کا علم ہوا کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ اسی طیارہ میں سوار ہیں۔ اور ان کی زیارت کے جذبۂ شوق نے ان ہزاروں ہزار مشتاقانِ دید پر وارفتگی کا عالم طاری کر رکھا ہے۔ تو زیارت کے شوق نے ان (مسافروں) کے اندر بھی اضطراب لئے استعجاب کی لہر دوڑا دی اور وہ خود طیارہ میں سوار ہونے کے باوجود فضائی مستقر پر موجود مشتاقانِ دید ہی کا ایک جزو بن گئے۔ اور لگے شیشے کی کھڑکیوں میں سے جھانک جھانک کر باہر دیکھنے۔

جوش و خروش کا نقطۂ عروج

جب طیارہ فضائی مستقر کے رن وے پر اترنے کے بعد زمین پر چلتے ہوئے اس عمارت کے سامنے آکر رکا اور حضور ایدہ اللہ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا و دیگر اہل قافلہ بالآخر طیارہ سے باہر زینہ کے بالائی حصہ پر نمودار ہوئے تو فضائی مستقر پر موجود لاتعداد طائرانِ قدس کا جوش و خروش اپنے نقطۂ عروج کو جا پہنچا۔ اور انہوں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے لاتعداد سفید رومال فضا میں برق رفتاری سے دیوانہ وار ہلا ہلا کر نعرہ ہائے مسرت بلند کرنا شروع کر دیئے۔ ان کے فلک شگاف نعرے فضائی مستقر کے ماحول میں گونج اور سینوں میں چمک پیدا کر رہے تھے حضور نے گھانا کی زمین پر قدم رنجہ فرمانے کے بعد فضائی مستقر کی چھتوں اور

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ـ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
روزنامہ الفضل ربوہ
بہ مقدمہ
قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے
جلد ۶۹/۳۴ | ۹ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ ؛ ۲۰ تبوک ۱۳۵۹ہش ؛ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۱۳

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ امریکہ پہنچ گئے

ــــ ربوہ ۱۶ تبوک/ستمبر۔ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج شام جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی طرف سے ملنے والی اطلاع کے مطابق

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضور ایدہ اللہ ۱۱ ستمبر کو کینیڈا کے شہر کیلگری سے امریکہ کے شہر سان فرانسسکو پہنچے اور ۱۵ ستمبر کو حضور وہاں سے بخیریت تمام واشنگٹن پہنچ گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا حالیہ دورہ کامیابیوں اور کامرانیوں کے نئے سنگ میل نصب کرتا اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور بے شمار انعامات کا مشاہدہ کرتے ہوئے جاری ہے۔ احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ یہ تاریخ ساز دورہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر لحاظ سے خیریت کے ساتھ مکمل ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید و نصرت حضور کے شامل حال رہے آمین

ــــ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے

(باقی ص۸ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ
۲۰ تبوک ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی وفات

جماعت احمدیہ کے متبحر عالم دین اور فاضل محقق بزرگ، لاتعداد کتب و رسائل اور پمفلٹوں کے مصنف، آبدار قلم کے مالک اور دلوں کو گرما دینے والی ایمان افروز تقاریر کے مقرر حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل اپنی زندگی کا آخری سفر پورا کرکے ۸۲ سال کی عمر میں اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥

اس دنیا میں کس کو سدا رہنا ہے اور کون ہے جو موت کے پیالہ کو ٹال سکے۔ مگر قابل قدر ہستیوں کا وجود باوجود ایسا ضرور ہوتا ہے کہ ان کی جدائی سے دل پر ایک زخم لگتا ہے۔ ان کی خدمات جلیلہ یاد کرکے دل سے ان کے لئے دعائیں اٹھتی ہیں۔ ان کا قابل قدر علمی وجود محفل ہستی سے اٹھ جانے سے ایک خلا سا محسوس ہوتا ہے۔ حضرت قاضی صاحب کا وجود بھی انہی ہستیوں میں سے تھا جنکی زندگی خدمت اور مسلسل خدمت کے عنوان سے پُر تھی۔ وہ ساری عمر اپنی زندگی خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی جماعت پر ہونے والے اعتراضات کا دفاع کرنے میں مصروف رہے۔ ان کا قلم ان کی زبان ہر لحظ اور ہر لمحہ مصروف عمل رہی۔ کوئی اعتراض جماعت پر ہوتا، کسی کی کتاب سامنے آتی تو آپ کو اس وقت تک چین نہ پڑتا تھا۔ جب تک کہ اس کا جواب نہ لکھ دیتے۔ اور یوں آپ کے قلم سے قریبًا نصف صد کتب تحریر ہوئیں۔

حضرت مولانا قاضی صاحب مرحوم زندگی کی آخری ساعت تک مصروفِ عمل رہے۔ ان کی ریٹائرمنٹ کا عرصہ بہت پہلے آچکا تھا مگر اس کے بعد بھی عرصہ بیس سال تک مصروف عمل رہنا ایک واقف زندگی کی صحیح خدمات کی علامت ہے۔ وقف زندگی کے عہد کو نبھانا اور زندگی کی آخری سانس تک اپنے وجود کو خدمتِ دین میں مشغول رکھنا واقف کی صحیح پہچان ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت قاضی صاحب موصوف کی روح کو اپنے قرب خاص میں پرسکون مقام عطا کرے۔ انکی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں ان کو اعلیٰ ترین درجات عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین ٭

حضرت قاضی محمد نذیر صاحب مرحوم

بندۂ رحماں، غلامِ مصطفےٰ، قاضی نذیر
علم کے میدان کے تھے شہسوارِ بے نظیر

مرگِ عالِم، مرگِ عالَم کا نظارہ دیکھئے
ہر دلِ مومن ہوا ہے پارہ پارہ دیکھئے

چشمِ گریاں سینہ بریاں ان کے شاگردوں کی فوج
غم کی لہروں سے ہوئی برپا ہر اک بہجت کی موج

اک جہاں استاد تھے اور تھے مناظر بے بدیل
حافظ روشن علی مرحوم کے تھے وہ مثیل

چلتا پھرتا اک کتب خانہ تھے مرد خوش شعار
نیک سیرت پاک طینت خوش طبع و باوقار

سینۂ پاکیزہ گویا علم کا جوئے عظیم
جن کی نہروں سے تھی تازہ گلشن دین قدیم

ان کی ہر تصنیف گویا علم کا ہے شاہکار
بعد ان کے رہ گئی ہیں بس انہیں کی یادگار

چین سے ہرگز نہ ہم بیٹھیں کبھی بھی زینہار
جب تلک کہ حق نہ ہو جائے فتح سے ہمکنار

(سیّد ادریس احمد عاجزؔ عظیم آبادی)

بشاشت قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجیے

بشاشت قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجئے کیونکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مخلصین جماعت سے فرماتے ہیں:۔

"تم اے میرے عزیزو۔ میرے پیارو۔ میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی۔ اپنا آرام۔ اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اُسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے۔ اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا۔ بلکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے"

پس کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام۔ حصہ آمد اور جلسہ سالانہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حُسن و احسان کا منبع — خدا تعالیٰ کی صفاتِ اربعہ

مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نجم بی۔ اے شاہد سابق مبلغ سیلون

(قسط نمبر ۲)

پھر آپ اس صفت کے ذیل میں ہی ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"آپ دُعا سے انکار کرنا یا اُس کو بے سُود سمجھنا یا جذبِ فیوض کے لئے اس کو ایک محرک قرار نہ دینا گویا خدا تعالیٰ کی تیسری صفت سے جو رحیمیت ہے انکار کرنا ہے مگر یہ انکار در پردہ دہریت کی طرف ایک حرکت ہے۔ کیونکہ رحیمیت ہی ایک ایسی صفت ہے جس کے ذریعہ سے باقی تمام صفات پر یقین بڑھتا اور کمال تک پہنچتا ہے۔ وجہ یہ کہ جب ہم خدا تعالیٰ کی رحیمیت کے ذریعے سے اپنی دعائیں اور تضرعات پر الٰہی فیضوں کو پاتے ہیں اور ہر ایک قسم کی مشکلات حل ہوتی ہیں تو ہمارا ایمان خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرت اور رحمت اور دوسری صفات کی نسبت بھی حق الیقین تک پہنچتا ہے اور ہمیں چشم دید ماجرا کی طرح سمجھ آ جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ درحقیقت حمد اور شکر کا مستحق ہے اور درحقیقت اس کی ربوبیت اور رحمانیت اور دوسری صفات سب درست اور صحیح ہیں لیکن بغیر رحیمیت کے ثبوت کے دوسری صفات بھی مشتبہ رہتی ہیں۔"

(ایام الصلح ص ۱۶۱ تا ۱۶۲)

پس خدا تعالیٰ کی یہ ہر دو صفات یعنی رحمانیت اور رحیمیت اس کی ربوبیت کو عام اور خاص کے دائروں میں تقسیم کرتی ہیں۔ یا یُوں کہنا چاہیئے کہ اس کے جلال و جمال اور حُسن و احسان کو ظاہر کرتی ہیں۔ رحیمیت، ربوبیت اور استعدادِ معرفت کے مطابق سلوک ہوتا ہے اور رحمانیت، ربوبیت کی وہ عام قسم ہے جس میں رحمتِ باری کی ایک عام ہوا چلتی ہے۔ قویٰ کے کسب عمل و کوشش کا کوئی دخل نہیں لیکن موردِ رحم زیرِ رحیمیت ہونے کے لئے اعمال صالحہ کے بجا لانے اور تزکیۂ نفس حاصل کرنے ریا وغیرہ سے بکلّی مجتنب رہنے اور خلوص کے کمال اور طہارتِ قلب کی ضرورت ہے تا خدائے ذوالجلال کی اس صفتِ رحیمیت کا پَرتَو ظاہر ہو۔ جب تک مَوت کے قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہو جائے اس کا وجود نہیں ہوتا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"پس مبارک ہیں وہ لوگ
جنہیں ان نعمتوں سے حصّہ ملا
بلکہ وہی اصل انسان اور باقی
تمام لوگ تو چارپایوں کی
طرح ہیں۔"

(اعجاز المسیح)

سچ ہے خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے بلکہ ایسا انسان مزید ترقی کرتا ہے اور بحرِ عرفان کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر اور خدا نما بن جاتا ہے۔ اور ایسے وجودوں کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ گویا وہ خدا تعالیٰ کی تصویر بن جاتے ہیں۔ اور سب سے کامل مظہرانِ صفاتِ باری کے ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جنہوں نے دنیا میں آکر خدا تعالیٰ کے پوشیدہ چہرے کو عریاں کر دکھایا۔ چنانچہ آپؐ نے ہی فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں۔

مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

(متفق علیہ)

جس نے انہیں شمار کیا اُن کے معانی پر اطلاع پائی۔ اُن کا عرفان حاصل کیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

چوتھی اُمّ الصفات مالکیت کا فیضان

اس آخری فیضان میں کہ جو تمام فیوض کا خاتمہ ہے۔ جو کچھ پہلے فیضانوں کی نسبت عند العقل زیادتی اور کمالیت متصوّر ہو سکتی ہے۔ وہ یہی ہے کہ یہ فیضان نہایت منکشف اور صاف طور پر ہو اور ...... شخص فیضیاب کو بطور حق الیقین یہ امر مشہود اور محسوس ہو کہ حقیقت میں وہ مالک الملک ہی اپنے ارادہ اور توجہ اور قدرتِ خاص سے ایک نعمتِ عظمیٰ اور لذتِ کبریٰ اس کو عطا کر رہا ہے اور حقیقت میں اس کو اپنے اعمالِ صالحہ کی ایک کامل اور دائمی جزا کہ جو نہایت اصفیٰ اور نہایت اعلیٰ اور نہایت مرغوب اور نہایت محبوب ہے مل رہی ہے۔ کسی قسم کا امتحان اور ابتلا نہیں ہے۔ اور ایسے فیضانِ اکمل اور اتم اور ابقیٰ اور اعلیٰ اور اجلیٰ سے متمتع ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ بندہ اس عالمِ ناقص اور مکدر اور کثیف اور تنگ اور منقبض اور ناپائیدار مشتبہ الحال سے دوسرے عالم کی طرف انتقال کرے کیونکہ یہ فیضان تجلیاتِ عظمیٰ کا مظہر ہے جن میں شرط ہے کہ محسنِ حقیقی کا جمال بطور عریاں اور بمرتبہ حق الیقین مشہود ہو اور کوئی مرتبہ مشہود اور ظہور اور یقین کا باقی نہ رہ جائے اور کوئی پردہ اسبابِ معتادہ کا درمیان میں نہ ہو۔ اور ہر ایک دقیقہ معرفتِ تامہ کا مکمن قوت سے حیّزِ فعل میں آجائے اور نیز فیضان بھی ایسا منکشف اور معلوم الحقیقت ہو کہ اس کی نسبت آپ خدا تعالیٰ یہ ظاہر کر دیا ہو کہ وہ ہر ایک امتحان اور ابتلا کی کدورت سے پاک ہے اور نیز اس فیضان میں وہ اعلیٰ اور اکمل درجہ کی لذتیں ہوں جن کی پاک اور کامل کیفیت انسان کے دل اور روح اور ظاہر اور باطن اور جسم اور جان اور ہر ایک روحانی اور بدنی قوت پر ایسا اکمل اور ابقیٰ احاطہ رکھتی ہو کہ جس پر عقلاً اور خیالاً اور وہماً زیادت متصوّر نہ ہو اور یہ عالم کہ جو ناقص الحقیقت اور مکدّر الصورت اور ہالکۃ الذات اور مشتبہ الکیفیت اور ضیق الظرف ہے اُن تجلیاتِ عظمیٰ اور انوارِ اصفیٰ اور عطیاتِ دائمی کی برداشت نہیں کر سکتا اور وہ اشعۂ تامہ کاملہ دائمہ اس میں سما نہیں سکتے بلکہ اس کے ظہور کے لئے ایک دوسرا عالم درکار ہے کہ جو اسبابِ معتادہ کی ظلمت سے بکلّی پاک اور منزہ اور ذاتِ واحد قہار کی اقتدارِ کامل اور خالص کا مظہر ہے۔ ہاں اس فیضانِ اخص سے اُن کامل انسانوں کو اسی زندگی میں کچھ حظ پہنچتا ہے کہ جو سچائی کی راہ پر کامل طور پر قدم مارتے ہیں اور اپنے نفس کے ارادوں اور خواہشوں سے الگ ہو کر بکلّی خدا کی طرف جھک جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ مرنے سے پہلے مرتے ہیں اور اگرچہ بظاہر صورت اس عالم میں ہیں لیکن درحقیقت وہ دوسرے عالم میں سکونت رکھتے ہیں۔

پس چونکہ وہ اپنے دل کو اسی دُنیا کے اسباب سے منقطع کر لیتے ہیں اور عاداتِ بشریت کو توڑ کر اور یکبارگی غیر اللہ سے منہ پھیر کر وہ طریق جو خارقِ عادت ہے اختیار کر لیتے ہیں۔ اس لئے خداوند کریم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہے اور بطور خارقِ عادت اُن پر اپنے وہ الطافِ خاصہ ظاہر کرتا ہے کہ جو دوسروں پر بجز موت کے ظاہر نہیں ہو سکتے۔ غرض بباعث امور متذکرہ بالا وہ اس عالم میں بھی فیضانِ اخص کے نور سے کچھ حصہ پا لیتے ہیں اور یہ فیضان ہر ایک فیض سے خاص تر اور خاتمہ تمام فیضانوں کا ہے اور اس کو پانے والا سعادتِ عظمیٰ کو پہنچ جاتا ہے اور خوشحالی دائمی کو پا لیتا ہے کہ جو تمام خوشیوں کا سرچشمہ ہے ....

دوسری جگہ بھی اشارہ فرما کر کہا ہے۔

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

(مومن ع ۲)

یعنی اس دن ربوبیت الٰہیہ بغیر توسط اسبابِ عادیہ کے اپنی تجلّی آپ دکھائے گی اور یہی مشہود اور محسوس ہو گا کہ بجز قوتِ عظمیٰ اور قدرتِ کاملہ حضرت باری تعالیٰ کے اور سب ہیچ ہیں۔ تب سارا آرام اور سرور اور سب جزا اور پاداش بنظر صاف و صریح خدا ہی کی طرف سے دکھائی دے گا اور کوئی پردہ اور حجاب درمیان میں نہیں رہے گا۔ اور کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں رہے گی۔ تب جنہوں نے اس کے لئے اپنے تئیں منقطع کر لیا تھا وہ اپنے تئیں ایک کامل سعادت میں دیکھیں گے کہ جو اُن کے جسم اور جان اور ظاہر اور باطن پر محیط ہو جائے گی اور کوئی حصہ وجود اُن کا ایسا نہیں ہو گا کہ جو اس سعادتِ عظمیٰ کے پانے سے بے نصیب رہا ہو۔ اس جگہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اس دن راحت یا عذاب اور لذت یا درد جو کچھ بنی آدم کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنچے گا اسکا اصلی موجب خدائے تعالیٰ کی ذات ہوگی۔ اور مالک امر مجازات کا حقیقی طور پر وہی ہوگا یعنی اسی کا وصل یا فصل سعادت ابدی یا شقاوت ابدی کا موجب ٹھہرے گا اسی طرح پر کہ جو لوگ اسی کی ذات پر ایمان لائے تھے اور توحید اختیار کی تھی اور اس کی خالص محبت سے اپنے دلوں کو رنگین کر لیا تھا ان پر انوار رحمت اسی ذاتِ کامل کے صاف اور آشکارا طور پر نازل ہوں گے جن کو ایمان اور محبت الٰہیہ حاصل نہیں ہوئی وہ اس لذت اور راحت سے محروم رہیں گے اور عذاب الیم میں مبتلا ہو جائیں گے۔ یہ فیوض اربعہ ہیں جن کو ہم نے تفصیل وار لکھ دیا ہے۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۳۷۸ تا صفحہ ۳۸۲)

چاروں ام الصفات کا مفہوم اور ان کی تشریح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں پیش کی گئی ہے۔ جب انسان ان صفات کے عرفان حاصل کرنے کے لئے سمندروں میں غوطہ زن ہوتا ہے تو جو ایسے سالک کے دل کی کیفیت ہوتی ہے وہ بھی آپ ملاحظہ کیجیے۔

آپ فرماتے ہیں:-

"جب انسان خدا تعالیٰ کی ان صفات کے بارہ میں غور کرتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ کی دعا کے شروع میں بیان فرمایا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے کمال اور اس کے جلال کی تمام صفات اور ثناؤں پر مشتمل ہے۔ اور ہر قسم کے شوق اور محبت کے لئے محرک ہے اور یہ بھی جان لیتا ہے کہ اس کا رب تمام فیوض کا سرچشمہ ہے تمام بھلائیوں کا منبع، تمام آفات کا دور کرنے والا اور ہر قسم کی جزا سزا کا مالک ہے نیز یہ کہ (مخلوق) کی پیدائش اسی سے شروع ہوئی ہے اور آخر کار مخلوقات اسی کی طرف لوٹائی جائیں گی۔ اور وہ عیوب و نقائص اور برائیوں سے پاک ہے اور تمام صفاتِ کمال اور ہر قسم کی خوبیاں اس میں پائی جاتی ہیں تب انسان لازماً اللہ تعالیٰ کو ہی تمام ضرورتوں کو پورا کرنے والا اور تمام ہلاکتوں سے نجات دینے والا یقین کر لیتا ہے۔ اور اسی کی رضا کی تلاش میں ہر قسم کے مصائب کو برداشت کرتا ہے۔ چاہے وہ نشانہ پر بیٹھنے والے تیر سے قتل کیوں نہ کر دیا جائے رنج و غم اسے بے بس نہیں کر سکتے اور نہ وہ جانتا ہے کہ تھکان کیا چیز ہوتی ہے۔ خدائے محبوب اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور بندہ جانتا ہے کہ وہی اس کا مطلوب ہے اپنے مالک کی رضا حاصل کرنے کے راستوں کی تلاش اس کے لئے آسان ہو جاتی ہے لہٰذا وہ اسی کی طرف لے جانے والی راہوں میں پوری کوشش کرتا ہے خواہ وہ ہلاک کیوں نہ ہو جائے اور وہ کسی آزمائش کے خوف سے ڈرتا نہیں بلکہ ہر ابتلا کے لئے سینہ سپر ہو جاتا ہے۔ اور اسی کے لئے اسی کی محبت کے تذکرہ کے سوا اور کوئی ذکر باقی نہیں رہتا۔ دوسرے افکار اسے فریفتہ نہیں کرتے اور وہ خواہشات کی سواری سے اتر پڑتا ہے تا وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے گھوڑوں پر سوار ہو اور وہ جستجو کی باگیں ٹٹتا ہے تا وہ خدا کے حضور پہنچنے کے لئے دور کی مسافت طے کرے اور وہ ہمیشہ ر۴۲

ر۴۲ اس کے قرب میں رہتا ہے اور اپنے پیاروں میں سے کسی کو بھی اس کا ثانی نہیں بناتا ہے اور اس کا دل خدا کے شریکوں کے درمیان بھٹکتا نہیں پھرتا وہ یہی دعا مانگتا رہتا ہے

یَا رَبِّ تَسَلَّمْ قَلْبِیْ
وَتَکْفِیْنِیْ لِجُزْئِیْ
وَجُلِّیْ وَلَنْ یَّصْبِیَنِیْ
حُسْنُ الْاٰخَرِیْنَ۔ (آمین)

کہ اے میرے رب میرے دل کو اپنے قبضہ میں محفوظ رکھ مجھے اپنی طرف کھینچنے اور مائل کرنے کے لئے تو کافی ہو جا اور کسی اور کا حسن مجھے کبھی فریفتہ نہ کر سکے۔ آمین۔

(کرامات الصادقین)

انصار اللہ کا تیئسواں سالانہ مرکزی اجتماع

انصار اللہ کا تیئسواں سالانہ مرکزی اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۳۱ اخاء/ اکتوبر یکم و دو نبوت/ ۲ نومبر ۱۳۵۹ ہش/ ۱۹۸۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا انصار اللہ کو چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ زعماء اعلیٰ/ زعماء زیادہ سے زیادہ اراکین کو شامل کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لجنات توجہ فرمائیں

تمام لجنات اپنے اپنے چندوں کے بقائے خصوصاً چندہ ممبری لجنہ، ناصرات ممبری، اجتماع لجنہ، اجتماع ناصرات اور خدمت خلق، بجٹ کے مطابق جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں کیونکہ ہمارا مالی سال ۳۰ ستمبر ۱۹۸۰ء کو ختم ہو رہا ہے۔ ۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء تک چندے وصول کئے جائیں گے اس کے بعد آنے والا چندہ اس سال کے چندے میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا تمام لجنات اس طرف فوری توجہ دیں۔ شکریہ۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جوانوں کے ہو تم جوان اللہ اللہ

گزشتہ سال انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے انصار اللہ کو حسبِ ذیل طرح مصرعہ دیا تھا کہ اس پر نظمیں لکھ کر مرکز کو بھجوائی جائیں۔

"جوانوں کے ہو تم جوان اللہ اللہ"

اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا تھا کہ اوّل، دوم آنیوالے دوستوں کو آئندہ مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر انعام دیا جائیگا۔ چنانچہ صدر محترم کی تحریک پر بعض دوستوں نے نظمیں لکھ کر بھجوائی ہیں لیکن ان کی تعداد ابھی کم ہے۔ اہل ذوق دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اس طرح مصرعہ پر طبع آزمائی فرمائیں اور اپنی نظمیں لکھ کر تبوک/ ستمبر کے آخر تک دفتر انصار اللہ میں بھجوا دیں۔ صدر محترم نے ان نظموں کا جائزہ لینے کیلئے تین احمدی شعراء کا ایک بورڈ مقرر کر دیا ہے جو اوّل۔ دوم آنے والی نظموں کا فیصلہ کرے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

"کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم ساہیوال

امن عامہ اور خوشگوار ماحول پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ لوگوں سے اچھی بات ہی کہی جائے کسی کو غصہ دلانے والی اور دوسرے کے جذبات کو بھڑکانے والی بات ہمیشہ باہمی منافرت کو بڑھاتی اور امن کی فضا کو برباد کرنے والی ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنے اور عزت سے پیش آنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ نے اپنی مقدس و متبرک کتاب قرآن مجید میں کسی فرد بشر کو تو کیا بلکہ کسی کے بتوں کو بھی گالیاں دینے اور ان کو برا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے:۔

"لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ"

(سورہ انعام: ۱۰۹)

یعنی تم انہیں جنہیں وہ اللہ کے سوا (دعاؤں میں) پکارتے ہیں گالیاں نہ دو نہیں تو وہ دشمن ہو کر جہالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو گالیاں دیں گے۔

فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا سے مراد اللہ تعالیٰ کو ایسی صفات سے بھی یاد کرنا ہے جو اس کی ذات اقدس و اعلیٰ کے مناسب نہ ہوں یعنی غیر اللہ کو ماننے والے غصہ اور تعصب کی وجہ سے اس حد سے گزر جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی پاک و منزہ ذات کی ہے۔ اسی لئے کسی نے کہا ہے:۔

"وَنَشْتِمُ بِالْاَفْعَالِ لَا بِالتَّکَلُّمِ"

کہ ہم افعال سے گالی دیا کرتے ہیں کلام اور باتوں سے نہیں دیا کرتے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ان پر اللہ کی سلامتی نازل ہو۔ فرماتے ہیں:۔
"ہم کو نہیں سکھاتا وہ پاک بدزبانی
تقویٰ کی جڑ یہی ہے صدق و صفا یہی ہے"

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں میٹھے بول اور عمدہ دل لبھانے والے قول کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا"۔

(سورہ بقرہ)

کہ تم ہمیشہ لوگوں سے اچھی اور عمدہ بات ہی کہو۔

اتحاد بین المسلمین اور باہمی محبت و یگانگت بڑھانے کا یہ بہترین ذریعہ ہے کہ دوسرے کو خوشی اور فرحت پہنچانے والے اقوال کہے جائیں۔ باہمی گالی گلوچ اور بدزبانی سب و شتم ہمیشہ منافرت اور کشیدگی کا موجب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حج کے موقعہ پر جبکہ ہر علاقہ اور ہر طبیعت کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ"۔

(سورۃ آل عمران)

کہ نہیں فحش گوئی۔ بدزبانی اور گالی گلوچ اور باہمی جھگڑا فساد۔ بہتان تراشی ہرگز روا نہیں ہے۔

اس سے امن اور اتحاد و اتفاق ختم ہو جاتا ہے اور باہمی منافرت اور بغض پیدا ہو جاتا ہے جو اسلامی معاشرہ کے منافی ہے۔

اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ و عز اسمہ فرماتا ہے:۔

"لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ"

(سورۃ النساء: ۱۴۹)

یعنی زبان سے یا قول سے کسی کو برا کہنا اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔

اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بری بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قرآن مجید نازل فرما کر مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت و برکت کا سامان پیدا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ"

(سورہ حج ۱۵)

کہ ان کی پاک و طیب باتوں کی طرف رہنمائی کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے کہ:۔

"يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ"

(سورۃ النحل ۹۱)

کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت کے طریقوں سے روکتا ہے اور وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ

اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ مسلمانوں کو مخاطب کرکے پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا ہے کہ جب تمہیں مخالفین کی طرف سے بدگوئی اور بدزبانی اور ایذارسانی الزام تراشی ہو تو صبر و تحمل سے کام لو۔ فرمایا:۔

"وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا"۔

(آل عمران: ۱۸۷)

کہ تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان سے بھی جو مشرک ہیں بہت دکھ دینے والے کلام سنو گے۔

اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جو لوگ مخالف کی بدزبانی اور بدگوئی سے جلد غصہ میں آجاتے ہیں وہ اپنی عقل و خرد کا اعلیٰ معیار کھو بیٹھتے ہیں اور ان کی زبان سے علم و حکمت اور دانائی کی باتیں نہیں نکلتیں بلکہ اس کے نتیجہ میں صورت حالات بگڑ جاتی ہے اور بعض اوقات باہمی فساد و جھگڑا کے سوا قتل و غارت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ امت کے تمام مسلمانوں کا یہ شیوہ قرار دیا گیا ہے کہ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کہ وہ ہمیشہ نیک اور عمدہ خیر و عافیت کا ماحول اپنانے کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ وہ نیکی اور تقویٰ اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور ان کا طرہ امتیاز یہ ہوتا ہے کہ:۔

"تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ"

(سورہ مائدہ ۳)

کہ تم نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہم ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کی باتوں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔

سرور کائنات فخر موجودات۔ سید ولد آدم حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ"

(متفق علیہ)

کہ ایک مسلمان کا دوسرے کو گالی دینا فسق و فجور میں داخل ہے اور اس کا قتل کرنا یا اس سے قطع تعلق کرنا انسان کو کفر کی حد تک پہنچا دیتا ہے۔

○

قائدین اضلاع توجہ فرمائیں!

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ منعقدہ ۷-۸-۹ نومبر ۱۹۸۰ء کے موقع پر جن اضلاع کی مجالس اطفال کی نمائندگی سو فیصد ہوگی ان کے اسماء الفضل اور تشحیذ الاذہان میں شائع کئے جائیں گے۔

قائدین اضلاع اجتماع میں سو فیصد مجالس اطفال کی نمائندگی کی کوشش فرمائیں۔

مہتمم اطفال

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

(۵)

مکرم	مسعود احمد جہلمی صاحب منجانب منیر احمد صاحب کھاریاں		۱۰۰/-	روپے
"	چوہدری عطاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر چک ۴۳ جنوبی سرگودھا		۱۰/-	"
"	انعام اللہ شاکر صاحب دارالبرکات ربوہ		۱۰/-	"
"	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ		۵۳/-	"
محترمہ	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ		۱۰/-	"
مکرم	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملتان		۳۰/-	"
مکرم	منیر احمد صاحب سیکرٹری مال کوہاٹ		۱۳۰/-	"
"	غلام محمد صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا		۲۰/-	"
"	کموڈور رحمت اللہ باجوہ صاحب کراچی		۴۰۰/-	"
"	مبارک احمد خان صاحب کینیڈا بذریعہ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ		۵۹/۹۸	"
"	نصیر احمد صاحب شیخ پور گجرات منجانب فضل احمد		۱۵/-	"
محترمہ	اہلیہ عبدالحمید صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ		۵۰/-	"
مکرم	مرزا محمد عثمان صاحب برنجم کراچی بذریعہ آفیسر امانت تحریک جدید		۴۰/-	"
محترمہ	فاطمہ بشیر صاحبہ راولپنڈی احمد کمرشل کالج		۱۰/-	"
مکرم	محمد عظیم قریشی صاحب	راولپنڈی	۱۵/-	"
"	میجر محمد اسلم صاحب	"	۵۰/-	"
محترمہ	بیگم چوہدری محمود احمد اعوان صاحب	"	۱۰۰/-	"
مکرم	ڈاکٹر افتخار اسلم صاحب	"	۱۰۰/-	"
"	طارق زبیری صاحب	"	۲۵/-	"
محترمہ	شہناز زبیری صاحبہ	"	۴۰/-	"
مکرم	مسعود زبیری صاحب	"	۱۰/-	"
"	میاں اللہ بخش صاحب	"	۱۰/-	"
محترمہ	رشیدہ بیگم صاحبہ والدہ عبدالقدوس صاحب الحاج راولپنڈی		۲۰/-	"
مکرم	عبدالوحید ولد عبدالحی صاحب	"	۱۰/-	"
محترمہ	ڈاکٹر ناصرہ اسد صاحبہ	راولپنڈی	۱۰/-	"
مکرم	خان عزیز اللہ خان صاحب	"	۲۰/-	"
محترمہ	عذرا بیگم صاحبہ	"	۱۵/-	"
مکرم	محمد سعید احمد صاحب انجینئر	"	۱۰/-	"
"	چوہدری محمد اسمٰعیل خالد صاحب بشیر آباد ضلع حیدرآباد		۱۶/-	"
محترمہ	بیگم صاحبہ ظفر اقبال صاحب واہ کینٹ		۵۰/-	"
مکرم	ملک محمد افضل والد برکت علی صاحب مرحوم واہ کینٹ		۱۰۰/-	"
"	حسن منیر صاحب ڈیرہ غازیخان		۵۰/-	"
"	محمود احمد خالد صاحب	"	۱۰/-	"
محترمہ	اہلیہ کرنل ثروت احمد صاحب	اسلام آباد	۱۰۰/-	"
مکرم	کرنل خیر البشر صاحب	"	۵۰/-	"
"	طارق احمد رانا صاحب	"	۳۰/-	"
"	نسیم الرحمٰن صاحب	"	۲۵/-	"
محترمہ	رضیہ بیگم اہلیہ یوسف ناصر صاحب	"	۵۰/-	"
مکرم	سید مقصود احمد صاحب	"	۱۰/-	"
"	سید زبیر احمد صاحب	"	۱۰/-	"

(باقی)

امتیازی نتیجہ سالانہ مرکزی امتحان ناصرات بیرون ربوہ

شہری ناصرات معیار اول:- غزالہ طاہر بنت مرزا محمد طاہر صاحب سرگودھا ۱۰۰/۹۶ اول۔

آنسہ بشیر بنت شیخ بشیر احمد صاحب سمن آباد لاہور ۱۰۰/۹۵ دوم

روبینہ بشارت بنت مرزا بشارت احمد صاحب راولپنڈی ۱۰۰/۹۴ سوم

معیار دوم:- نادرہ شاہین بنت مبارک محمود صاحب پانی پتی لاہور ۷۵/۷۵ اول

شازیہ بنت محمود الٰہی صاحب سمن آباد لاہور ۷۵/۷۴ دوم

سعدیہ رفیق بنت رفیق احمد صاحب راولپنڈی ۷۵/۷۳ سوم

معیار سوم:- میمونہ کوکب بنت عبدالمالک صاحب محمد نگر لاہور ۵۰/۴۹ اول

امۃ الاعلیٰ بنت میجر عبدالکریم صاحب ملیر کینٹ کراچی قیادت ۶ ۵۰/۴۸ } دوم
رخسانہ جبیں بنت رشید احمد خان صاحب سانگھڑ ۵۰/۴۸ }

عاصمہ باجوہ بنت سلیم ناصر صاحب باجوہ حلقہ شمالی چھاؤنی لاہور ۵۰/۴۷ سوم

دیہاتی ناصرات معیار اول:- نسیم اختر بنت نیک محمد صاحب پیرو چیچی ۱۰۰/۹۸ اول

منصورہ بھٹی بنت بشیر احمد صاحب بھٹی مبارک آباد ۱۰۰/۹۶ دوم

امۃ القیوم بنت محمد الدین صاحب بشیر آباد ۱۰۰/۹۵ سوم

معیار دوم:- بشریٰ بنت محمد عالم صاحب مبارک آباد ۷۵/۷۲ اول

مبارکہ کوثر بنت بشیر احمد صاحب سعد اللہ پور ضلع گجرات ۷۵/۷۰ دوم

شازیہ ارشد بنت این اے ارشد صاحب کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ ۷۵/۶۹ سوم۔

معیار سوم:- آمنہ بنت سردار محمد خان صاحب مبارک آباد ۵۰/۴۹ اول

نادیہ ملک بنت محمد اکبر صاحب ساہووالہ ۵۰/۴۸ دوم

لئیقہ طاہرہ بنت منصور احمد صاحب سعد اللہ پور گجرات ۵۰/۴۷ سوم

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

مکرم مرزا عبداللطیف صاحب آف گنج منڈی نارووال کے جواں سال لڑکے اور مکرم مرزا لال دین صاحب سیکرٹری تحریکِ جدید وقفِ جدید نارووال کے داماد محترم مرزا عبدالحمید صاحب ۶/۷ ستمبر کی درمیانی رات ٹھٹھہ کے قریب ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔
انا للہ وانا الیہ راجعون۔
مرحوم نے اپنے پیچھے ایک ڈیڑھ سال کا لڑکا بچہ اور اہلیہ سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم خوش طبیعت اور نیک خصال تھے۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو مقام فردوس میں داخل کرے اور اس کی اہلیہ محترمہ اور دیگر اقرباء کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے
(بشارت احمد محمود شاہد مربی سلسلہ نارووال)

درخواستِ دعا:- میں آج کل گوناگوں پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہوں احبابِ جماعت سے فضل ایزدی کے لئے خصوصی دعاؤں کی گزارش ہے۔ (محمد ظہیر الدین احمد جاجی ٹی ایس بکسٹال لاہور ۵)

جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی چند جھلکیاں

۷، ۸، ۹ نومبر ۱۹۸۰ء قرآن مجید کا درس۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطاب۔
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب۔
درس حدیث، ذکر حبیب۔
تقریری مقابلہ معیار اوّل، تقریری مقابلہ معیار دوم
حسن قرأت کا مقابلہ، بیت بازی کا مقابلہ۔
حفظِ قرآن مجید کا مقابلہ، فی البدیہہ تقریری مقابلہ
لجنہ کی مجلس شوریٰ، مشاعرہ۔
تمام مقابلوں کے لئے جلد سے جلد نام بھجوائیں۔
شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوائیں۔
مقابلوں کے لئے نام بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر ہے۔
شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ہے
ہر لجنہ کی نمائندگی لازمی ہے۔
زائرات اپنے ساتھ لجنہ مقامی کی تصدیق لے کر آئیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ جو مکرم مبارک احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع ہزارہ کے تایا محترم اور خسر بھی تھے۔ مورخہ ۲۳/۸/۸۰ بروز ہفتہ بوقت ایک بجے شب بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

انّا لِلّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

۲۳ اگست کو بوقت شام آپ کو دل کا دورہ ہوا اور چند گھنٹے کی علالت کے بعد خدا کو پیارے ہو گئے۔ جنازہ کو اسی روز ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز مغرب نماز جنازہ مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے۔ بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی سلسلہ بدوملہی نے دعا کروائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(طارق محمود جاوید مربی سلسلہ)

(۲) میری بھتیجی عزیزہ ناہید بیگم عزیزم شفیق احمد گھمن جو مکرم چوہدری محمد صدیق گھمن کی بہو تھی اور جن کی شادی کو صرف چھ ماہ کا عرصہ ہوا تھا مورخہ ۲۹ اگست کو ۹ بجے شام ایک تیز رفتار سکوٹر کی زد میں آ کر شدید زخمی ہوئیں اور اسی شب ۲ بجے وفات پا گئیں۔

انّا لِلّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

اس جانکاہ حادثہ پر تمام اقارب از حد غمزدہ ہیں خاص طور پر ان کے والد مکرم برادرم منظفر احمد خان طاہر صاحب۔
احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ عزیزہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد منظور احمد خان ایاز امیر آباد خانیوال روڈ۔ ملتان)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

۷، ۸، ۹ نومبر ۱۹۸۰ء

(۱) ہر لجنہ کی خواہ بڑی ہو یا چھوٹی اجتماع کے موقع پر نمائندگی ضروری ہے جس لجنہ کی ایک نمائندہ بھی نہ آئے گی سمجھا جائے گا کہ وہاں لجنہ کی عہدہ دار کوئی نہیں ہے اور وہاں کی لجنہ کا نئے سرے سے انتخاب کروایا جائے گا۔

(۲) ہر بہن خواہ وہ نمائندہ کی حیثیت سے آئیں یا زائرہ کی حیثیت سے اس کا نام مرکزی دفتر میں درج ہونا ضروری ہے اس لئے آنے والی بہنیں پہنچتے ہی اپنے ناموں کا اندراج کروائیں۔

(۳) شوریٰ کے لئے لجنات کی طرف سے ابھی تجاویز نہیں آئیں جلد بھجوائیں تا ایجنڈا شائع کیا جا سکے۔

(۴) صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا اس سال انتخاب ہوگا لجنات اپنی اپنی لجنہ سے مشورہ کر کے آئیں تین نام پیش ہونگے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب لجنات

لجنات کے مطالعہ کے لئے ماہِ ستمبر/ اکتوبر ۱۹۸۰ء میں کتاب "الوصیت" یا "دافع البلاء" مقرر ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

آپ کو تشخیص بجٹ فارم اور تجنید فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہِ کرم ۶۰-۱۳۵۹ ہش / ۸۱-۱۹۸۰ء کا بجٹ تشخیص کر کے اور فہرست تجنید مکمل کروا کر جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دُعائے نعم البدل

میری بیٹی عزیزی بشریٰ پرویز کو اللہ تعالےٰ نے ۵/۹/۸۰ کو بیٹی عطا فرمائی جو ۷/۹/۸۰ کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئی۔ عزیزہ مرحومہ عزیزم چوہدری پرویز اسلم آف نارووال کی بیٹی اور مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس آف قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ کی پوتی تھی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور متوفیہ کے والدین کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

(چوہدری محمد المدین وینس ۱۸/۲۷ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ)

مطالعہ کتب

ماہ ستمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "توضیح مرام" مقرر ہے اور ماہ اکتوبر میں "لیکچر سیالکوٹ" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مجلس شوریٰ کیلئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر مقرر ہوئی ہے بعد میں پہنچنے والی تجاویز پر غور نہیں ہو سکے گا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکرا میں حضور کا استقبال

(بقیہ صفحہ اوّل)

گیلریوں میں کھڑے ہوئے لاتعداد مشتاقان دید کی طرف (جو مسلسل رومال ہلا رہے تھے۔) دیکھتے ہوئے اپنا دایاں ہاتھ فضا میں بلند کر کے ان کے غیر مقدمی نعروں کا جواب دیا۔ فضائی مستقر کی وسیع و عریض عمارت کی جس چھت اور گیلری کی طرف منہ کر کے حضور ہاتھ ہلاتے اس سمت سے پُرجوش نعروں کا ایسا غلغلہ بلند ہوتا کہ دیگر سمتوں سے بلند ہونے والے نعروں کی آوازیں اس بلند آہنگ آواز کے نیچے دب جائیں۔

یہ ہزاروں ہزار احباب اپنے عشق و محبت اور جذبۂ شوق کا ایسے والہانہ انداز میں اظہار کر رہے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ ابھی چھتوں اور گیلریوں پر سے نیچے چھلانگیں لگا دیں گے تا کہ اپنے جان و دل سے عزیز آقا کا انتہائی قریب سے دیدار کر سکیں۔ لیکن ان کا یہ جوش و خروش بحمد اللہ تعالیٰ عقل کی پاسبانی کے زیر اثر ہوش سے عاری نہیں تھا۔ حضور کی طرف سے مختلف اطراف میں ہاتھ ہلا ہلا کر بلند و بالا چھتوں اور گیلریوں سے بلند ہونے والے نعرہ ہائے مسرت اور لاتعداد سفید رومالوں کی پھڑپھڑاہٹ کا جواب دینے اور نعروں کے بار بار بلند ہو کر گونج در گونج کی شکل اختیار کرنے کا یہ پُرکیف سلسلہ کئی منٹ تک جاری رہا۔

مسرت و شادمانی کا درجۂ کمال

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تو فضائی مستقر کی استقبالیہ تقاریب اور استقبال کے لئے آئے ہوئے اہم اصحاب کے تعارف اور وی آئی پی لاؤنج میں اخبار نویسوں کے ساتھ گفتگو میں مصروف ہو گئے۔ اس دوران بیس ہزار سے زیادہ مشتاقان دید نے چھتوں پر سے اُتر کر فضائی مستقر کے سامنے دور دور تک پھیلے ہوئے باغ کے وسط میں جمع ہونا شروع کر دیا۔ وہ ایک بہت بڑے مستطیل رقبہ کی چاروں اطراف میں ایک خاص نظام اور ترتیب کے ساتھ قطار اندر قطار کھڑے ہو گئے مردوں اور بچوں کی قطاریں آگے تھیں۔ اور خواتین کی قطاریں ان کے پیچھے۔ چاروں اطراف کے درمیان میں جماعت احمدیہ غانا کی نیشنل مجلس عاملہ کے اراکین ایک بہت بڑے نصف دائرہ کی شکل میں کھڑے تھے۔ جب حضور کو اس امر کا علم ہوا کہ احباب جماعت فضائی مستقر کے باہر صدر دروازے کے سامنے باغ میں جمع ہیں۔ تو حضور ہوائی اڈہ کی تقریبات سے فارغ ہونے کے بعد محترم عبدالوہاب بن آدم نیشنل امیر جماعت احمدیہ غانا کی معیت میں بذریعہ موٹر کار اس جگہ تشریف لائے اور موٹر سے اترنے کے بعد سراپا شوق احباب کی طرف آئے اور دایاں ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے باآواز بلند السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا پوری فضا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی بیک وقت بلند ہونے والی ہزاروں آوازوں سے گونج اٹھی۔ اس کے بعد حضور نے احباب کی قطاروں کی طرف بڑھنا شروع کیا۔

اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب آتا دیکھ کر احباب میں خوشی و مسرت کی ایسی زبردست لہر دوڑی کہ انہوں نے دیوانہ وار رومال ہلاتے اور نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ حضور قطار اندر قطار کھڑے ہوئے احباب کے سامنے سے گزرتے اور ہاتھ اٹھا اٹھا کر ان کے نعروں کا جواب دیتے چلے جا رہے تھے اس وقت احباب کے جوش و خروش اور خوشی کا یہ عالم تھا کہ آنکھیں چمک رہی تھیں باچھیں کھلی ہوئی تھیں اور وہ بے تحاشا رومال ہلا ہلا کر نعرے پر نعرہ لگائے چلے جا رہے تھے۔ خوشی ان کے چہروں سے ہی نہیں بلکہ روئیں روئیں سے پھوٹی پڑ رہی تھی۔ ہر چند کہ احباب جوش مسرت کی وجہ سے اپنے حال میں نہیں تھے بلکہ ایک اور ہی عالم میں پہنچے ہوئے تھے لیکن ہوش و خرد کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہیں پایا۔ کیا مجال جو کسی ایک فرد نے بھی قطار سے باہر قدم رکھا ہو۔ بے پناہ جذبہ و جوش کے باوجود نظم و ضبط میں معمولی سا بھی فرق آنے دیا ہو۔ یہ ایک ایسا پُرکیف نظارہ تھا کہ اس سے پھوٹ نکلنے والے کیف و سرور کی بے مثال کیفیت کو بھرپور انداز میں محسوس کرنے اور ہر ذرہ وجود میں اسے سمو لینے کے باوجود اسے الفاظ میں بیان کرنا محال ہی نہیں ناممکن ہے۔ ہزارہا میل دور رہنے والے اپنے ہزاروں ہزار مجبور خدام کو شربت دیدار سے سیر کرنے کے بعد اپنی جگہ واپس آ کر حضور نے پھر بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور موٹر کار میں سوار ہو کر دیگر بے شمار کاروں کے ہمراہ قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ (باقی)

(اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل)

کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت وجود تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین

● خاکسار ایک عرصہ سے معدہ میں شدید گیس اور دل کے عارضہ سے بیمار ہے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہو کر بھی بعض علاج کرا چکا ہے۔ آٹھ دس روز ہسپتال میں رہا۔ مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ اب ناچار گھر واپس آ گیا ہوں۔ تکلیف بدستور زیادہ بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ التجا ہے کہ اس عاجز کی صحت کے لئے خاص دعا کر کے احسان فرمائیں۔

محمد صدیق امرتسری ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور

وَسِّعْ مَكَانَكَ

اس ارشاد خداوندی کے تحت مرکز سلسلہ میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے قیام کے لئے مہمان خانہ زیر تعمیر ہے۔ اخراجات تعمیر کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ وہ جماعتیں جن کے ذمہ مہمان خانہ کی تعمیر کے لئے رقوم لگائی جا چکی ہیں۔ بالخصوص اور احباب جماعت سے بالعموم درخواست ہے کہ براہ مہربانی اس سلسلہ میں اپنے عطایا جلد بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ خیرا

(ناظر ضیافت ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

عالمگیر جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران کے لئے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں عالمگیر جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ان تین باتوں کا خاص طور پر خیال رکھیں اور اگر کہیں کمی نظر آئے تو اسے پورا کرنے کی کوشش فرمائیں

الف۔ ادائیگیوں کا ساتواں مرحلہ چل رہا ہے۔ ہر وعدہ کنندہ سے کل وعدہ کا کم از کم $\frac{7}{15}$ حصہ ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔

ب۔ جو کمانے والے افراد کسی نہ کسی وجہ سے ابھی تک اس بابرکت تحریک میں جس کا مقصد جلد از جلد غلبہ اسلام کا حصول ہے شریک نہ ہو سکے ہوں۔ ان کو اس میں شامل کرنا ہے۔

ج۔ جن مخلصین کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے وعدوں میں اضافہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں۔ مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴